بخدمت حضرت قبلہ و کعبہ مولوی سید اصغر حسینی صاحب

رباعیات امجد

مولفہ

جناب مولوی منشی سید احمد حسین صاحب امجد

جنکو

جاہلون کی تعلیم، عالمون کی تفریح، گمراہونکی ہدایت

نافہمون کی عبرت کے لئے

حسب فرمایش جناب ظفریاب خان صاحب

محمد ابراہیم خان کی مطبع شمسی آگرہ مین چھپین

گذارش

الٰہی شوخی برق تجلی دہ زبانم را　　قبول خاطر موسی کلامان کن بیانم را

معزز ناظرین! بے علم انسان بہروہ بھی مجہسا کہ جسمین بجز اشتباہ صورت انسانی اور کوئی صفت مابہ الاختصاص والامتیاز نہین - کیا ممکن ہے؟ کہ کوئی تالیف یا تصنیف کر کے بفحوائے ؎

طفلیکہ ز بوستان نخواند ورقے　　چون سرو بر آورد ز موزونی نام

اپنی تشہیر کرے - مگر عزیز دوست منشی ظفریاب خان صاحب کے اصرار سے مجبور ہو کر ان چند غیر مرتب مختلف رنگ کی رباعیات کو جسمین ساری بے ٹھکانے باتین بھری ہین اور زبان کے اعتبار سے تو بالکل ہی چوپٹ ہے مہربان گورنمنٹ اور عزیز ہموطنون کے روبرو پیش کرتا ہون -

گر قبول افتد عنایتہائے اوست
ورنہ ما را نیست رنجش ہا ز دوست　　(مولانا روم)

سید احمد حسین امجد
حیدرآبادی



حمد باری تعالیٰ

(۱)

ہے کعبہ و بتخانہ مین جلوا تیرا — ہر کافر و دیندار ہے شیدا تیرا

بیمار ترا ہے رشکِ ابن مریم — سودائی ہے جسکو نہین سودا تیرا

قوم کے کرتوت

(۲)

پیراہنِ ننگ و نام صد چاک کیا — مرقد مین دلِ نبی کو غمناک کیا

اس قوم نے اخوانِ مہِ مصر کیطرح — مہرِ اسلام کو تہِ خاک کیا

کیفرِ کردار

(۳)

ظالم کبھی سرسبز جہان مین نہ ہوا ملتا ہے ضرور نیک و بد کا بدلا

کیونکر نہ سرِ شمع کو کاٹے گلگیر گردن پہ ہے اوسکی خون پروانونکا

اپنی حالت

(۴)

آخر غمِ الفت نے مجھے خاک کیا قصہ تہا جو مختصر اوسے پاک کیا

اللہ رے جنون دست درازی تیری پیراہنِ ہستی مرا صد چاک کیا

شکوۂ احبا

(۵)

ہر وقت روان ہے چشمِ تر سے دریا سُنتا نہین بیکس کی کوئی آہ و بُکا

بیگانہ روش بنگئے سارے احباب ہمسایہ نہین ہے کوئی سایہ کے سوا

دعا کیونکر قبول ہو

(۶)

دل مین ہے مصیبتون کا ہر دم کھٹکا پیوستہ ہون وابستۂ آلام و بلا

کس طرح دکھاسے کامیابی صورت ناکامی ہے انگشتریِ دستِ دعا

مرنے کے بعد کچھہ ساتھہ نہین آتا

(۷)

سنجاب و سمور پر نکر فخر ذرا — اس بستر نرم سے کنارہ اچھا

کر تکیہ خدا کی ذات پر اے غافل — تکیہ مین کسی کو نہین ملتا تکیا

قبرستان ۱۲

بعد از خرابی بصرہ خواجہ بیدار شد

(۸)

اس عالم ہستی کا مین تہا دلدادہ — سمجھا تھا یونہین عیش مین گذریگی سدا

جب پردہ تغافل کا اوٹھا آنکھون سے — دنیا کی خوشی دہوکے کی ٹٹی سمجھا

کج فہمی

(۹)

مجھکو تو وہ تیوریان چڑہا کر دیکھا — اعدا سے ہم آغوش رہا صبح و مسا

دشمن کو محب محب کو دشمن جانا — اچھے کو برا برے کو اچھا سمجھا

انقلاب زمانہ

(۱۰)

دنیا ہے عجب مقام عبرت افزا — ہر شئے لاشے ہے اور باقی ہے فنا

دیکھا جب آنکھہ اُٹھا کے حال مردم — مژگان کیطرح صفین اُلٹتی دیکھا

منکسر المزاج دشمن کے شر سے محفوظ رہتا ہے

(۱۱)

جو شخص کہ کرتا ہے غرور بیجا — ہوتا ہے ضرور ایکدن افتادہ

ایمن متواضع ہے شرِ دشمن سے — ہوتا نہیں منخسف مہِ نو اصلا

بے قدری زمانہ

(۱۲)

ایک شخص کو حالِ زار کچھہ لکھکے دیا — عرضی پہ نگاہ کی نہ کچھہ اُسنے ذرا

آمجد نے جہان کی کتابین پڑہین — اوسکا لکھا مگر کسی نے نہ پڑہا

قوم کے کرتوت

(۱۳)

دنیا کو عجب رنگ بدلتے دیکھا — ہے شام کبھی کبھی سحر جلوہ نما

اسلام تھا خورشید درخشان کیطرح — اب قوم کے ہاتھون ہوگیا ہی تارا

پردہ

(۱۴)

تا کے غم و غصہ بے سبب کھائیگا — کچھہ عقل کو بھی تو کام مین لائیگا

غفلت کا تو آنکھون سے اُٹھا لو پردہ — پھر پردہ کی نسبت آپ فرمائیگا

نیچر پر زور نہین چلتا

(۱۵)

دل مین مرے نقش آرزو کیا ہوگا — جڑ جسکی کٹے اُسمین نمو کیا ہوگا

مقراض قضا نے جب کیا چاک اسے — پیراہن ہستی کا رفو کیا ہوگا

دشمن کی عاجزی اعتماد کے لائق نہین

(۱۶)

مشکل ہے جہا نمین نیک گوہر ملنا — بہتر ہے جفا کار سے کمتر ملنا

دشمن کی تواضع پہ بچنا اے امجد — جان لیتا ہے تلوار کا جھک کر ملنا

قہری حرکت

(۱۷)

ہے فاعل خیر و شر کوئی اور ولا — یہ خاک کہ خاک (اے جسم) کچھ نہین کر سکتا

طبعی نہین انسان کا نقصان و کمال — امجد ہے قہر سے مدو جزر دریا

یعنی نقصان و کمال انسان طبعی نہین بلکہ قہری ہے جسطرح دریا کا مدو جزر ہوتا ہے ۱۲ ظفر

مدح صحابہ رضوان اللہ تعالی

(۱۸)

حق دوست خلیفہ نبی ”عرش جناب“ — کتان ضلالت کیلئے ہین مہتاب

تغلیب ہے انحلال ایمان کا سبب — ہین چار عناصر کیطرح چار اصحاب

ظاہر ہے کہ تغلیب عناصر سے انحلال بدن ہو جاتا ہے ۱۲ ظفر

کیفیت فراق

(۱۹)
دیکھی جو نہین رشکِ چمن کیصورت لاغر ہو نہین شاخِ یاسمن کیصورت
خون بہ گیا چشمِ تر سے پانی ہوکر پیراہن ہستی ہے کفن کیصورت

ناپائداری عمر

(۲۰)
اس زیست پہ یہ فخر و تبختر ہیہات دیکھا نہین دنیا مین کہین رو ثبات
خطی تجنیس وال ہے اے امجد کیونکر نہ حباب کے مماثل ہو حیات

افلاس کا غم نہین

(۲۱)
دل تنگی کا ہرگز مین نہین ہون پابند ہے میرے خیال مین ہلاہل بھی قند
شکوہ نہین بے زری کا کچھ بھی امجد خندان ہون پھٹے کپڑو نمین گل کے مانند

ترقی مین تنزل

(۲۲)
کی دہر مین کوشش فلاحت ہر چند ہر دم مگر افلاس نے رکھا پابند
جتنی کہ مین کرتا ہون ترقی امجد گھٹتا ہون نہال زندگی کے مانند

قوم کی حالت

(۲۳)
ذلّت نے کچھہ اسطرح کیا ہی پابند — چار آنہ پہ کھاتے ہین مسلمان سوگند
اس قوم نے اسلام کی عزت کھوئی — بدنام کنندۂ نکونامے چند

خط کا جواب

(۲۴)
بیکار گیا یو نہین ہمارا کاغد — بیفائدہ ہمنے اوسے لکھا کاغد
کیا صاف جوابِ نامۂ شوق ملا — بھیجا قاصد کے ہاتھہ سادہ کاغد

بڑھاپے مین سیاہ کاری

(۲۵)
امجدؔ ہے گنہگارون مین اول نمبر — گو لوگ سمجھتے ہین بڑا نیک سیر
پیری آئی سیاہ کاری نہ گئی — اندر تو اندھیرا ہے اُجالا باہر

مدح اصحاب رضوان اللہ تعالی

(۲۶)
ایمان والو۔ ولائے اصحاب کبار — کا لجزو ہے ایمان کیلئے بےتکرار
صدیقؓ و عمرؓ حضرت عثمانؓ حیدرؓ — ہین تخت نبوت کیلئے پائے چار

محمدت محبوب

(۲۷)
سیمائک یا حبیب شمس و قمر — فی وجہک جمع نضرۃ منحصر

ہو عارض و گیسو و کمر کا کیا وصف — دور و تسلسل و فیہا نظر

لف و نشر مرتب ۱۲

عورتونکا شور

(۲۸)
کچھ عورتین کر رہی تھین آپسمین شور — کہتی تھین بہن ہم تو ہین بالکل بے زور

بیجا حبس دوام سے مردونکے — بہتر ہے ہمین عبور دریائے شور

جاہل کی عزت اور اہل کمال کی بیقدری

(۲۹)
ہے چرخ ستمگار عجب دون پرور — ہین اہل کمال ناقصون سے بدتر

ہے رویت ماہ نو کا مشتاق جہان — ماہ کامل پہ کون کرتا ہے نظر

حمد باریتعالی

(۳۰)
پر ہے مئے حب سے تری مینائے سپہر — مانباپ سے بڑھکر تجھے بندونپہ ہی مہر

گر ہوش ربا نہین ہے ہیبت تیری — کیون پیش دم مسیح ہی مردہ مہر

وحدۃ الوجود

(۳۱) ہر چند کہ ظاہر میں مخالف ہیں صد تو — لیکن نہیں نفس میں تغائر کا گذر
بالذات ہے ہر شے کی حقیقت واحد — اک قطرہ ہے ماہیت انسان و گہر

حرفت تجارت سے بہتر ہے

(۳۲) ہر چند کہ بہتر ہے تجارت اے یار — لیکن نہیں حرفت کے مقابل زنہار
موقوف ہے مال پر تجارت کی بنا — اور مال کو ہوتا ہے زوال آخر کار

پیری

(۳۳) اس عالم فانی کا نظارہ کب تک — دل تیغ ستم سے پارہ پارہ کب تک
اے روح بڑھاپے میں جدا ہو تن سے — گرتی دیوار کا سہارا کب تک

بے محنت کچھ نہیں ہوتا

(۳۴) دنیا کی مصیبتیں اٹھا لے بیباک — ملجائیگی اکسیر بھی گر چھانے خاک
پایا نہ کبھی کوچۂ گیسو میں گذر — شانہ کا جگر ہوا نہ جبتک صد چاک

ترقی کی اشتعالک

(۳۵)
افسوس صد افسوس یہ غفلت کبتک — اے قوم تری خراب حالت کبتک
خورشید کے مانند ضیا پیدا کر — یہ شمع کی طرح روتی صورت کبتک

ناقص و کامل کا مقابلہ

(۳۶)
بہتر ہے ہزار حصہ ہم سے جاہل — کیا فائدہ گر ہو گئے منشی فاضل
ناقص ہے نو کی طرح غم سے ہی بری — کامل ہونے سے ہو قمر داغ بدل

شراب سے احتراز

(۳۷)
اللہ نے جسکو دی ہو عقل کامل — ہوتا نہیں وہ بنت عنب پر مائل
پیدا انہوں کیوں شر و مینخواری سے — مقلوب اضافت ہے شراب اے غافل

شراب کو جب مقلوب اضافت فرض کریں تو آب شر ہوتا ہے ۱۲
ظفریاب خان

انقلاب زمانہ

(۳۸)
کیوں فکر تنعم میں ہے غلطان ہر دم — ہوتا ہے زمانہ ایکدم میں برہم
ہیں پیل و شتر تری سواری میں تو کیا — ہے بازی شطرنج بساط عالم

علم کیلئے عمل ضرور ہے

(۳۹) پڑہے علماء بے عمل سے عالم ۔ بے علم جوان کا شیخ فاضل ہے علم
عامل نہو جب تو محو و ملتفی ہین علوم ۔ ہین علم و عمل دونون کے اعداد بہم

ملازمت کی کیا ضرورت ہے

(۴۰) پہرتے ہین غم ملازمت ہین عالم ۔ آخر ہوتے ہین جاہلون کے خادم
ہوسکتی ہے جب حرفت و صنعت سے گذر ۔ پہر کس لئے یہ لزوم مالا یلزم

اسلام کی موجودہ حالت

(۴۱) اس دین کے آگے سر جہکاتے تہے تمام ۔ کرتا نہین اب کوئی مسلمان کو سلام
پستی نے بنا دیا ہے پا طاؤس ۔ نقش پر طاؤس تہا پہلے اسلام

مدح اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ

(۴۲) کسطرح کہون حضور کیا دیتے ہین ۔ اک نافہ کے سائل کو ختا دیتے ہین
بیہوش جو ہو جائے تپ عسرت سے ۔ وہ دامن لطف سے ہوا دیتے ہین

مدح اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ

(۴۳)
ہم دیر سے اس در پہ صدا دیتے ہین ... سرکار ہبلا دیکھین تو کیا دیتے ہین
لیتے نہین مفت کی کوئی چیز کبھی ... وہ دیتے ہین زر تو ہم دعا دیتے ہین

پیری مین کوئی نزدیک نہین آتا

(۴۴)
اس عالم ہستی سے سفر کرتے ہین ... ہر چیز پہ حسرت سے نظر کرتے ہین
پیری مین پھٹکتا نہین پاس اپنے کوئی ... گرتی دیوار سے حذر کرتے ہین

حریص سے حرص نہین جاتی

(۴۵)
گھر ہو کہ مزار ہو کہ دنیا ہو کہ دین ... طماع سے حرص زر نہ چھوٹیگی کہین
قارون خوشی سے کیون نہ جاے تہ خاک ... کثرت سے خزانے دفن ہین زیر زمین

دورنگی

(۴۶)
آنکھین ہین دفور غم سے رود جیحون ... ہے جسم نزار مثل بید مجنون
ہے حال ہمارا صورت برگ حنا ... ظاہر مین تو سبز رنگ دل ہے پر خون

زمانہ کی حالت

(۴۷)
سُنتا نہین بیکس کی کوئی آہ و فغان — ہر شخص ہے اپنی فکر مین سرگردان
کالجز وہین بغض و حسد و کبر و ریا — شاید ہے اسی چار عناصر سے جہان

پیری مین صورت بے رونق ہو جاتی ہے

(۴۸)
آجاتی ہے جب باغ جوانی مین خزان — ہو جاتا ہے بربادی کا اکثر سامان
کہو دیتے ہین عارض کی ضیا موئے سفید — ہے ظلمتِ شب تک مہِ کامل تابان

نماز جنازہ کی حسن تعلیل

(۴۹)
اس عالم ہستی سے گذر جاتے ہین — یہ کہنہ رباط چھوڑ کر جاتے ہین
ہے ایک بہانہ نمازِ میت — دم لینے کو حمال ٹھہر جاتے ہین

ناپائداری دنیا

(۵۰)
دو روز کے واسطے یہان آتے ہین — اسپر بھی ہمیشہ رنج و غم کھاتے ہین
دم بھر کیلئے بساطِ دنیا پر لوگ — مہرے کیطرح بیٹھہ کے اُٹھہ جاتے ہین

فقیر اپنے کمّل ہی مین مست ہین

(۵۱)
ہر وقت خدا پہ جو نظر رکھتے ہین — کب دل مین خیال سیم و زر رکھتے ہین
شاہون کو ہو بحر و بر مبارک امجد — عاشق لب خشک و چشم تر رکھتے ہین

تنگی جا کی شکایت

(۵۲)
جو تحت تصرف مین جہان رکھتے ہین — مرنے کا مگر نہین گمان رکھتے ہین
ملتی نہین جا ہمین بقدر کف دست — امجد رہنے کو لامکان رکھتے ہین
لا سے نہی ۱۲

معرفت کا فائدہ

(۵۳)
جو غم مین ترے چنار زا جلتے ہین — وہ تاک کیطرح اکدن پھلتے ہین
ہوتے ہین جو بحر معرفت مین غرقاب — مانند حباب آب پر چلتے ہین

نعت

(۵۴)
اللہ نے مثل اُسکا بنایا ہی نہین — یہ پایا کسی نبیؐ نے پایا ہی نہین
لمعانِ تجلی کا کہا تک ہو بیان — حد یہ ہے کہ اس پری کا سایہ ہی نہین

جیسے سے ویسا پیش آنا چاہیئے

(۵۵) جو پردہ تغافل کا اُٹھا دیتے ہین — مغرور کو آنکھونسے گرا دیتے ہین
کرتے نہین سرکشی کبھی عاجز سے — محراب کے آگے سر جھکا دیتے ہین

ہمہ اوست

(۵۶) ہر شے مین تجلیات حق ساری ہین — جن، انس، ملک اُسی کے شیدائی ہین
ہے فرق ذرا سا ورنہ ہر شے ہمہ اوست — گرداب و حباب و موج سب پانی ہین

حسینون سے اجتناب

(۵۷) لبریز نکر عمر کے پیمانے کو — افسون سمجھ اس حسن کے افسانے کو
بہتر ہے حسینون سے کنارہ امجد — ہے قہر وصال شمع پروانے کو

وجود اعزا کالعدم ہے

(۵۸) بے مہری احباب سے ہی حال تباہ — اشک آنکھو نمین، دل مین درد، لب پہ ہے آہ
کہنے کو تو اقربا ہین زندہ لیکن — سب مر گئے حق مین مرے انا للہ

علم

(۵۹)
امجد عالم کا مرتبہ اعلیٰ ہے
جاہل کا وجود مثل نقش پا ہے
اے امجد ۱۲
روشن ہو کیون علم سے قلب انسان
خورشید سے جرم ماہ تابندہ ہے

محبت سے باز آ

(۶۰)
ہر چند مصیبت پہ مصیبت جھیلی
امجد نہ مگر تو نے محبت چھوڑی
آنکھون پہ وہان مژہ کی چلمن ہے غضب
گرتے ہین شکار آڑ مین ٹٹی کے

پیری

(۶۱)
ہر وقت یہ غیب سے صدا آتی ہے
ہشیار کہ فرقت کی بلا آتی ہے
جھکتی ہے کمر جای لحد ڈہونڈہنے کو
پیرایہ پیری مین قضا آتی ہے

پیری

(۶۲)
وہ محفل احباب وہ صحبت نرہی
نکلی نہ تمنا کوئی میرے دل کی
کیونکر نہ دم سرد بہرون پیری مین
چلتی ہین دم صبح ہوائین ٹھنڈی

جامہ دری

(۶۳)

واعظ مجھے مایوس کیا کرتا ہے
رحمت بندون پہ کبریا کرتا ہے

ہے جامہ دری چہرہ کشائے امید
دامان سحر چاک ہوا کرتا ہے

حالت موجودہ پہ نازان نہو

(۶۴)

زیبائش و تزئین پہ نظر ہوتی ہے
آخر کی بھی فکر بیخبر ہوتی ہے

یہ موے سیہ سفید ہونگے اکدن
امجد ہر شام کی سحر ہوتی ہے

مدح علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

(۶۵)

سب پر اسد اللہ کی ہیبت چھائی
کفار عرب نے ہر جگہہ زک پائی

خیبر کی ہی جنگ پر نہین کچھہ موقوف
خندق کی لڑائی مین بھی منہ کی کھائی

پیری

(۶۶)

یہ قد خمیدہ جو نظر آتا ہے
پیغام فرشتہ اجل لاتا ہے

آتا ہے اگر برج کمان مین خورشید
ظاہر ہے کہ دن قصیر ہو جاتا ہے

(قد خمیدہ) (روح) (عمر)

دل کے بہلانیکو غالبؔ یہ خیال اچھا ہے

(٦٧)

گمراہ جو ہون تو رہنما ملتا ہے — جب ترک خودی کرین خدا ملتا ہے
تجنیس یہ پڑتی ہے نظر جب امجدؔ — عُسرت مین بھی عشرت کا مزا ملتا ہے

ترقی مین تنزل

(٦٨)

دنیا بھی عجب مقام عبرت زا ہے — اس بحر کی ہر چیز حباب آسا ہے
گھٹتا ہے اسیقدر تری زیست کا نخل — جتنا کہ تو اپنے زعم مین بڑھتا ہے

زمین کی محبت

(٦٩)

دنیا مین تمام عمر آفت دیکھی — مرنے پہ فشار کی اذیت دیکھی
ابتک امجدؔ فلک فلک کہتے تھے — مرقد مین زمین کی بھی محبت دیکھی

صورت بے معنی و بے معنی صورت

(٧٠)

اے غافلو راحت ہے یہان کی آنی — کمتر ہے گدا سے رتبہ سلطانی
ہے معنی حق قیود صورت سے بری — بے معنی ہے صورت جہان فانی

یائے نسبت ١٢

کمینوں کا فخر

(۷۱)

جو شخص کمال بدرزا پاتا ہے — کب اہل دول کی طرح اتراتا ہے

کرتے ہین ذراسی بات مین فخر خسیس — تنکا تھوڑی ہوا سے اڑ جاتا ہے

ہر حال مین خدا کی یاد کرنی چاہیئے

(۷۲)

امجد تا کے وسواس شیطانی — کبتک رہے دل سفینۂ طوفانی

سرگشتگی مین بھی طائر قبلہ نما — کرتا نہین (یعنی مذبذب) اللہ سے روگردانی

سخت دلی کی سزا

(۷۳)

ظالم (اے ظالم ۱۲) ستم و ظلم بہت بیجا ہے — انسان کے لئے نرم دلی زیبا ہے

لیتا ہے خدا سخت دلون سے بدلہ — دُر ہونے سے قطرہ کا جگر سفتہ ہے

گم شدہ یار کی ملاقات

(۷۴)

اللہ غنی میرا بھی کیا پایہ ہے — آج اوس صنم گم شدہ کو پایا ہے

ہے جلوۂ برق حسن چشم تر مین — برج آبی مین آفتاب آیا ہے

غفلت

(٧٥)

دنیا سے ہین سب لوگ گذرنیوالے — ہوتے ہین خموش بات کرنیوالے

سُنتا نہین کوئی ورنہ حالات فنائ — کہتے ہین لب گور سے مرنیوالے

مفعول فعل فاعلی

سبکسر بے غم رہتے ہین

(٧٦)

دل مین غم یار نے بنا ڈالی ہے — دست ستم چرخ سے پامالی ہے

کیا جانین سبکسر تپِ غم کی سوزش — فانوس حباب شمع سے خالی ہے

ہر کمالے را زوالے

(٧٧)

ہر شے کے کمال کو زوال آتا ہے — یہ دور فلک رنگ نیا لاتا ہے

ان دون نشون کی سربلندی کبتک — تنکا اُڑکر زمین پہ گرجاتا ہے

پشیمانی

(٧٨)

پیشمانی پہ گو نقش گنہ کندہ ہے — لیکن دل و جان سے ترا بندہ ہے

شرم بے طاعتی سے یارب امجد — محراب گریبان مین سرافگندہ ہے

حصّہ دوم

رباعیات فارسی

ترک دنیا

(۷۹)

امجد ز خیال طمع و آز برآ — مثل یوسف ز چاہ غم باز برآ
در بند جہان فتادہ مانی تا کے — از حلقۂ زنجیر چو آواز برآ

تبعیت مانع عروج ہے

(۸۰)

بالطبع بہ تبع ہر کسے شد شیدا — لیکنش نشدہ علت غائی پیدا
تقلید اجازت ترقی نہ دہد — این کعبہ و دیر سنگ رہ شد مارا

خاطر جمع رہ

(۸۱)

تا چند خیال بربط و چنگ رباب — این موج بجو رست مانند سراب
بے خاطر جمع جمع اسباب مکن — کن خاطر خویش جمع جائے اسباب

مدح علیؑ

(۸۲)
حیدرؓ زرموز ایزدی آگہ ہست ۔ بر چرخ کمال رشک مہر و مہ ہست
چون مطلع او خانۂ کعبہ گردید ۔ لاریب علیؑ مصرعۂ بیت اللہ ہست

مبداء و معاد انسان تعفن سے مملو ہے

(۸۳)
بر زیست چند ساعتے چون بد خو ہست ۔ بیفائدہ غافلا چرا غازہ بروست
زین غالیہ و عطر چہ خوشبو باشد ۔ مبداء و معاد از تعفن مملوست

اے مبدء قطرۂ متعفن ست و معاد مردۂ متعفن ۱۲
ظفر یاب خان

محتاج بخوف رہتا ہے

(۸۴)
آنکس کہ ببند مال و جاہ افتاد ہست ۔ قلبش ز تقلب (برگشتگی) جہان ناشاد ست
محتاج ز خوف دزد ایمن ماند ۔ سرو از سبب بے ثمری آزاد ست

بے محنت کچھ نہین ہوتا

(۸۵)
اَمجد اگرت معاون و ماوا نیست ۔ دست و پا کے تو ہست آیا یا نیست؟
مقصود بغیر سعی حاصل نشود ۔ تا سنگ نہ بشکنی شرر پیدا نیست

دنیا پر فریفتہ نہو

(۸۶)
تزئین جہان چو نقش پشت مار ست — این لالہ و سرو و سنبل و گل خارست
یک ذرّہ مکن خیال حسن دنیا — این عکس تر آئینہ تو زنگارست

جو مبدء ہے وہی معاد ہے

(۸۷)
گر چشم کسے بسر اشیا افتد — مبدا و معاد جملہ معلوم کند
حب از صور برگ و ثمر بر گشتہ — مثل سابق بصورت حب آید

نعت

(۸۸)
سواد شب براے دل سویدا گردید — نقش قدمش چون ید بیضا گردید
احمدؐ احدست - از حلاوت لیکن — لب بند شد یم و میم پیدا گردید

کمینون کو جلد غصہ آجاتا ہے

(۸۹)
چون پر تو حلم در طبیعت گیرد — چون کوہ بیک جاے سکونت گیرد
فی الحال خسیس از سخنے تیز شود — در کاہ اثر شعلہ بعجلت گیرد

پیری معالج بنگبی

(۹۰)
ہر چند ز دست یار گردم فریاد
افسوس کسے نداد داد بیداد

بودم ز حرارت جوانی محرور
صبح پیری مرا طباشیری داد

حریص کو مال ملنے سے اور زیادہ حرص ہوتی ہے

(۹۱)
آنکس کہ بہ بند سیم و زر در افتد
سر گشتہ بسان چرخ گردان گردد

طامع ز حصول مال طماع شود
چون دانہ بیاید آسیا میگردد

غمخواری احباب

(۹۲)
احباب برائے من لحد ساختہ اند
از غم خرد و حواس در باختہ اند

از ترکش جسم جان چو ناوک بگریخت
مانند کمان بدو شم انداختہ اند

لوگون کی کوتہ نظری اور اپنی تبہ حالی

(۹۳)
ہر شخص کہ حالت خرابم بیند
از کم نظری بے ہنرم پندارد

از حال تبہ کمال پوشیدہ بماند
چون میوہ کہ زیر برگ پنہان گردد

گنہگاری مانع عروج ہے

(۹۴)
نفسم ز نماز و روزہ رو گرداند — ہر دم بہواے جرم و عصیان ماند
تردامنی از بلندیم مانع شد — پاشیدن آب خاک را بنشاند

سخت دل اصلاح پذیر نہیں ہوتے

(۹۵)
بالطبع کسے کہ قاسی القلب آمد — پند و تنبیہ ہیچ سودش ندہد
ز اصلاح دل سخت نمیگردد نرم — سنگ از اثر آب ملائم نہ شود

پیری سے آزردہ نہو

(۹۶)
چون شیب بملک تن علم افرازد — یکسر سپہ شباب روپوش شود
ہرگز گلہ قامت خم گشتہ مکن — چون رشتہ دوتا کنند محکم گردد

مُعین ایک حال پر رہتا ہے

(۹۷)
ہر وے کہ بدیگرے ترحم نکند — در نقص و کمال صورت مہ ماند
ہر عقدہ کشا از کم و بیشی ست مصون — شانہ ہمہ انگشت برابر دارد

عیدی تہنیت عید قربان مین

(۹۸)
اوج تو باآسمان مقابل باشد　　حُسن تو بسان ماہ کامل باشد
عید قربان ترا مبارک بادا　　قربان سرت حسود بُزدل باشد

اچھون ہی پر آفت آتی ہے

(۹۹)
چون طبع کند نرم دلی شیوۂ خود　　زآفات جہان ہمیشہ محزون ماند
ایمن باشد ز رنج و غم سخت مزاج　　گویند کہ چوب نرم را کرم خورد

بدخصلت کو نصیحت مضر ہے

(۱۰۰)
آنکس کہ سرشتنش ز ازل بد آمد　　ہرگز ز دلش نقص قساوت نشود
بدخوے ز وعظ بیش غفلت ورزد　　از جنبش مہد طفل در خواب رود

در وفات قمر النساء عرف انوری خانم

(۱۰۱)
چون آن مہ حسن بر البسرطان کردند　　چشمان ترم چو بحر طوفان کردند
تا دست خسان بدامن او نرسد　　گنجیست کہ زیر خاک پنہان کردند

عاقبت سے بیفکری

(۱۰۲)
خوفست نہ ہرگز بمن از روز شمار
حامی منست امجد آل اطہار
ریزم بغم اصغر بے شیر صد اشک
صد طفل کنم بفرق یک طفل نثار

بیخودی

(۱۰۳)
اندر صدف چشم من افتادہ دُرر
دارم الم و ندارم از خویش خبر
تا آئینہ رو بہ بحر حیرت افگند
آئینہ زانوست مرا پیش نظر

خاموشی اچھی ہے

(۱۰۴)
چون کرد غم ہجر مرا از روز زار
کیفیت حال خستہ گفتم ناچار
از شکوہ من یار مکدر گردید
شد باد نفس بر دل آئینہ غبار

طریان حوادث سے عزت نہیں جاتی

(۱۰۵)
ہر چند زمانہ کرد خوارم یکسر
افگند بجان و جگر من آذر
از سیل بلا آبرو ما نرود
کے شستہ شود ز آب آب گوہر

فکر معاش

(۱۰۶) شد نقش شباب من چو پای طاؤس — اندیده دو دیده شد سرشکم پابوس

اے تباہ ۱۲

جان در طلب معاش سوزد چون شمع — شد جامه رہ ستیم لبسان فانوس

حمد باریتعالی

(۱۰۷) اے رب جہان عقل دہ جالینوس — از هیبت تو بہ خُم فلاطون محبوس

تابان شده بر طور چو برق حسنت — در سنگ شرر گشت چو شمع فانوس

طریقه سیاست اولاد

(۱۰۸) پیش آ بلا ائمت ز فرزند خویش — هرگز مکنش بجرم اندک دلریش

تنبیه صیحیہ بہر طفلان مُضرت — چون شمع ز سرزنش شود سرکش بیش

الحق مُرّ

(۱۰۹) کس نیست بد ہر از صداقت ناطق — مردم به تملق انداز جان عاشق

هر کس ز کلام حق بکلدنه گردد — مه تیره شود از دم صبح صادق

دفن کی حسن تعلیل

(١١٠) چون پیرہن ہستی ما شد صد چاک   گشتند عزیزان و اقارب غمناک

تا ابر ترحم تو سرسبز کند   چون دانہ فتادہ ایم یارب در خاک

محمدت محبوب

(١١١) از مہر رخش جہان چو مرغ بدل   جن و ملک و انس بہ جنبش مائل

از سہم نگاہ قاتل شہر آشوب   شد جوہر آئینہ چو طوطی بسمل

انکساری کا ثمرہ

(١١٢) ذی قدر شود ز خاکساری عاقل   از پا افتد ز عُجب و نخوت غافل

آنکس کہ فروتنی کند چون مہ نو   باشد مانند ماہِ کامل کامل

حسین بیوفا ہوتے ہین

(١١٣) آن قامت راست شک طوبی دیدم   وز عارض او خجل قمر را دیدم

قرآن ست اگرچہ صورت یار مگر   از سورت اخلاص معرا دیدم

ترک شاعری

(۱۱۴)
برخاست مروت ووفا از عالم — قدم شدہ زین الم چو نخل ماتم
چون نیست کسے کہ قدردانم باشد — جا ے مضمون زبان خود می بندم

غفلت

(۱۱۵)
آندم کہ درین زمانہ ذی ہوش شدیم — اندر طلب یارونی و نوش شدیم
آواز در اے رفتگان چون آید — بر تکیہ نرم پنبہ در گوش شدیم

تسلی محبوب

(۱۱۶)
در الفت زلف یا بزنجیر شدم — در عین شباب از غمت پیر شدم
اے شوخ مترس از من اندر عرصات — از سرمہ چشم تو گلو گیر شدم

ہر وقت خدا کی یاد ہے

(۱۱۷)
در فکر معاش میگدازد جانم — در رنج و مصیبت و الم میمانم
لیکن نرود یاد خدا از دل من — چون دانہ سبحہ گرچہ سرگردانم

شباب مین گناہ کرنیکی حسن تعلیل

(۱۱۸)

طفلی چو بسفر کرد بد آئین گشتیم ــ از لذت دنیا ہمہ بیدین گشتیم

ذی عقل[۱] شدہ سیاہ کاری کردیم ــ چون شمع بدست آمدہ کم بین گشتیم

۱ یعنے در وقت شباب ۱۲ ــ ظاہرست کہ چون چراغ بدست گیرند اندک اندک نظر آید ۱۲ ظفر

حوادث سے نہ گھبرا

(۱۱۹)

امجد بگذار عادت بیخبردان ــ از حادثہ پر خوف مشو اے نادان

تدبیر ز استواری عقل شود ــ صورت نظر آید نہ در آب جنبان

ترک دنیا کر

(۱۲۰)

اے طائر قدس خیمہ زینجا برکن ــ زیبد نہ ترا درین بیابان مسکن

دل بستن ازین دار فنا تا بکجا ــ امجد از خویش چشم باید بستن

ہر شخص اپنے حال مین خوش ہے

(۱۲۱)

در جرم و گناہ فرقہ خوار و زبون ــ جمعے بعبادت خدا بیچون

کافر بصنم خوش و مسلمان بحرم ــ کل حزب بما لدیہم فرحون

اپنی حالت

(۱۲۲)

مثل طاؤس داغ داغ ست بدن — افگندم از زمانہ در بیت حزن

بر زخم دلم نفع ز مرہم چہ شود — چشم مجمر بموم نتوان بستن

مآل نفس کشی باعث انحلال جان ہے

(۱۲۳)

ہر وقت روان ست توسن عمر روان — غافل ز خیال رب کونین مہان

صد چاک شمار از نفس کشیدن آخر — بود این نفسے رشتۂ پیراہن جان

مآل ہدایت

(۱۲۴)

بودم بہوائے معصیت سرگردان — شد ہادی من پیر طریقت انسان

بینم ہمہ کاشفۂ شہود باری — شد صورتِ انگشتِ شہادت یگان

بیان ہدایت ۱۲

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید ٭ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

(۱۲۵)

برخیز و بگیر رہنما را دامن — تا دیدۂ تو ز نور گردد روشن

دیدار خدا بغیر مرشد نشود — عینک از چشم خویش نتوان دیدن

تمّت بالخیر

اشتہار چھپائی مطبع شمسی آگرہ

پاک پروردگار کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مطبع مذکورۃ الصدر کو جاری کئے ہوئے ابھی چھ ماہ کا بھی عرصہ نہین گذرا کہ چارونطرف سے کتابین بغرض طبع آنی شروع ہوگئین - اگرچہ ہمارا ایک مطبع اسی نام کا حیدرآباد دکن مین اپنے فرض منصبی کو ادا کر رہا ہے اور عرصہ آٹھ سال مین اتنا مشہور ہوا اور اتنا کام ملا کہ ایک مطبع آگرہ مین بھی جاری کرنے کی نوبت آئی -

مطبع شمسی آگرہ کی چھپائی کا نمونہ یہ کتاب خود موجود ہے - ہمین چھپائی - لکھائی - صفائی کی تعریف کرنے کی کوئی ضرورت نہین - جب چیز سامنے موجود ہے قدردان خود اچھے برے کو پرکھ لین گے - اب رہا نرخ وہ بھی اتنا سستا کہ لوگ تعجب کرینگے - اگر کتاب کی تعداد دو ہزار ہے تو اعلیٰ درجہ کے چکنے ولایتی کاغذ پر جسکی چھپائی لکھائی مثل اس کتاب کے ہوگی ایک روپیہ کے پچاس جزو اگر تعداد ایک ہزار ہے تو ۴۵ جز - جن صاحبون کو ہمارے آگرہ کے کارخانہ مین کتاب نقشہ - فارم طبع کرانا ہو وہ مشتہر سے خط وکتابت کرین مگر صاحبان حیدرآباد دکن کو خط وکتابت کی بھی تکلیف نہ اٹھانی پڑے گی کیونکہ محمد ابراہیم خان اکبرآبادی مالک مطبع شمسی بازار شیدی عنبر حیدرآباد دکن مین موجود ہین جن سے ہر معاملہ بالمشافہ نہایت آسانی کے ساتھ طے ہوسکتا ہے فقط

المشتہر

محمد بشیر الدین خان منیجر مطبع شمسی آگرہ